تاریخ: 06-June-24

(اسلامیات)

(سوال نمبر ۴)

عقیدہ آخرت بیان کریں ------؟

عقیدہِ آخرت :-

لغوی معانی :

عقیدہِ آخرت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ ہے۔ لفظ عقیدہ "عقد" سے بنا ہے جسکے معنی باندھنا یا گرہ لگانا ہے۔ اور آخرت کے لغوی معانی "بعد میں ہونے والی چیز - قریب کی چیز کے ہیں

اصطلاحی معانی :-

عقیدہ آخرت کا اصطلاحی معانی ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے فنا نہیں ہو جاتا بلکہ اُسکی روح باقی رہتی ہے اور ایک ایسا وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ اسکی روح کو جسم میں منتقل کر کے اسے دوبارہ زندہ کر دے گا پھر انسان کو اس کے نیک و بد اعمال کا حقیقی بدلہ دیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو جنت اور بُرے لوگوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"بے شک نیک لوگ جنت میں ہیں اور بے شک گناہگار دوزخ میں ہیں۔"

اسلام کی تعلیمات کے مطابق زندگی کا موت تو زندگی کا خاتمہ نہیں ہے بلکہ ایک جہاں سے دوسرے جہاں میں داخل ہونے کا راستہ ہے ؛ عقیدہ آخرت کے

پانچ اجزاء ہیں۔

I- مرنے پر یقین:-

انسان کی دنیاوی زندگی دراصل اس کی آخروی زندگی کا مقدمہ ہے یہ زندگی عارضی ہے ہر کسی نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ

"ہر روح نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے"

II- دوبارہ زندہ اٹھائے جانا:-

جن لوگوں کو دوبارہ اٹھائے جانے پر شک ہو وہ یہ جان لیں کہ وہ انگلیوں کے نشان بنانے پر بھی قادر ہے

III- حساب دینا:-

اس نظام کے درہم برہم ہونے پر ایک زبردست عدالت قائم ہو گی جس میں انسان کے ہر اعمال کا حساب لیا جائے گا اور انسان کو اس روز پھر ایک جسمانی زندگی ملے گی اور وہ اپنے خدا کے سامنے حاضر ہو گا اور اسکے تمام اعمال تولے جائیں گے۔

IV- ہمیشہ رہنے والی زندگی:

یہ زندگی تو عارضی ہے وہ زندگی باقی رہنے والی ہے نہ ناقص ہے وہ کامل ہے جسطرح ہر چیز اپنی ایک عمر رکھتی ہے۔ اسی طرح پورے نظام عالم کی بھی ایک عمر ہے جس کے پورے ہوتے ہی دوسرا نظام اسکی جگہ لے گا۔

سورۃ الروم:

"اور وہی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی ہے دوبارہ پیدا کرے گا"

— انسانی زندگی میں اہمیت —

- **آخرت کی تیاری :-**

آخرت پر ایمان رکھنا اسلام کی نہایت اہم تعلیم ہے اگر آخرت پر ایمان نہ ہو تو انسان خود غرضی اور نفس پرستی میں ڈوب کر تہذیب و اشرافت اور حلال و اخلاق کے تقاضوں کو بالکل بھول جاتے اور انسانی معاشرے میں جنگل کا قانون رائج ہو جائے۔

قرآن میں جگہ جگہ اس عقیدے کو پر زور دیا گیا ہے **سورۃ بقرہ** میں "متقین" کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد ہے

وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝

"اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں"

ایمان والا شخص اس عارضی اور فانی دنیا میں جی نہیں لگاتا۔ متاع دنیا سے بے نیاز ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرتا ہے اور آخرت کی تیاری میں لگا رہتا ہے۔

- **نیکی سے رغبت اور بدی سے نفرت :-**

عقیدہ آخرت انسانی معاشرے کو انسانیت اور زینت کا اہم ذریعہ ہے کیونکہ اس سے انسان کے دل میں نیکی پر جزا اور بدی پر سزا اور بدی کا احساس ابھرتا ہے کیونکہ جو شخص عقیدہ یعنی آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ یہ جانتا ہے کہ اس کے تمام اعمال خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اس کے نامہ اعمال میں محفوظ کر لیے جاتے ہیں اور آخرت میں یہی نامہ اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش کئے جائیں۔

سورۃ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے کہ :

اور اللہ سے ڈرو اور جان رکھو کہ تم کو اس کے پاس حاضر ہونا ہے۔

• مال خرچ کرنے کا جذبہ :-

عقیدہ آخرت انسان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ حقیقی زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے۔ یہ زندگی عارضی ہے یہ شان و شوکت، رتبہ، مال و دولت سب دکھاوا ہے۔ وہ مال جمع کر کے نہیں رکھتا بلکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اس کی آخرت کی زندگی سنور جائے گی اور اس لیے وہ نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کرتا ہے۔

سورۃ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے:

"جو کچھ تم خیرات کرو گے اس کا پورا اجر تم کو
ملے گا اور ساتھ ظلم نہ ہوگا"

• بہادری اور سرفروشی :-

جو شخص عقیدہ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے دل سے ہمیشہ کے لیے موت جانے کا خوف نکل جاتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے یہ دنیا عارضی ہے، اصل دائمی زندگی آخرت کی زندگی ہے تو وہ نڈر ہو جاتا ہے وہ اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے سے بھی نہیں کتراتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے سے وہ ہمیشہ کے لیے فنا نہیں ہو جائے گا بلکہ آخرت کی کامیاب زندگی حاصل کرے گا

(سورۃ بقرہ ۱۵۴-)

اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں
ان کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں
ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا۔

سوال نمبر: 6

خلفائے راشدین کے دور میں گڈ گورننس کا نظام --------؟

انسان نے اپنی اجتماعی زندگی کی ترتیب و تہذیب کے لئے جو ادارے قائم کیے ہیں ان میں سے ریاست کا ادارہ سب سے زیادہ اہم اور بنیادی ہے۔ ریاست کے ذریعے ہی ایک علاقہ کے باشندے ایک باقاعدہ حکومت کی شکل میں اجتماعی نظام قائم کرتے ہیں

خلفائے راشدین کے دور میں نظام۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور وہ حیات انسانی کے ہر پہلو کے لئے ہدایت دیتا ہے اور اسی ہدایت کا نام "شریعت" ہے۔ قرآن میں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم اسی شریعت کا اتباع کریں اور اسلام میں پورے پورے داخل ہو جائیں۔ اسلام کی نے اپنی پوری تاریخ میں ریاست کی اہمیت کو کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ انبیائے کرام وقت کی اجتماعی قوت کو اسلام کے تابع کرنے کی جدوجہد کرتے رہے۔ ان میں سے ہر ایک کی پکار یہ تھی۔

"اے برادران قوم! اللہ کی بندگی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی اللہ نہیں ہے" **(الاعراف)**

اسلام کے سیاسی نظام کا اول مقصد شریعت کے نفاذ کو یقینی بنانا جو اللہ نے قرآن میں بتائی اور دوسرا مقصد کسی تفریق کے تمام لوگوں کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا تھا۔ اسلام کا سیاسی نظام ہی ایک بہترین نمونہ ہے جس میں اقلیتوں کے حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، ہمسائیوں کے حقوق، والدین کے حقوق وغیرہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو انسانوں کے لئے نائب

بنا کر بھیجا۔ آپ بہترین سفارت تھے آپ ﷺ نے نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد سب کو اکٹھا کر کے دکھایا۔ آپ ﷺ کے دور میں ہمیشہ بہترین نظام تھا دور حکومت کا۔ اسی طرح خلفائے راشدین کے دور میں حکومت گڈ گورننس کا نظام ایک ماڈل سمجھا جاتا تھا

حضرت عمرؓ :-

حضرت عمرؓ کے دور خلافت کو گڈ گورننس تھی ان کے دور میں کئی اصلاحات اور اقدامات کیے گئے جن میں گڈ گورننس کی مثالیں نظر آتی ہیں

• نظامِ عدل و انصاف :-

حضرت عمرؓ نے عدل و انصاف کو اپنے دور حکومت میں بنیادی اصول بنایا۔ انھوں نے قاضی مقرر کیے جو آزادانہ اور غیر جانبدارانہ فیصلے کرتے تھے۔ ان کے مشہور فیصلے اسی بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ان کے نزدیک کوئی شخص بھی قانون سے بالاتر نہیں تھا

مثلاً:

حضرت عمرؓ نے اپنے گورنر کے بیٹے کو ظلم پر قبطی کو انصاف دلایا اور یہ ثابت کیا کہ کسی بھی عام شہری کے حقوق پامال نہیں کیے جا سکتے چاہے وہ حکمران کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔

• شوریٰ کا نظام :-

حضرت عمرؓ نے اہم فیصلے کرنے کے لیے شوریٰ کا نظام وضع کیا۔ ان کے مشیران میں معزز صحابہ شامل تھے جو مختلف امور پر مشاورت کرتے تھے۔ مثلاً: جنگ قادسیہ کا فیصلہ۔ حضرت عمرؓ نے ایران کے خلاف جنگ کا دستہ کا فیصلہ شوریٰ کے مشورے سے کیا اور اس کے بعد اس جنگ کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

• عوامی فلاح و بہبود :-

آپ نے عوامی فلاح و بہبود کے لیے اقدامات کیے مثلاً بیت المال کا قیام، وظائف تقسیم کرنا اور غریبوں کی کفالت کی۔

• احتساب کا نظام :-

حضرت عمرؓ نے اپنے گورنروں کا سخت احتساب کیا۔ اگر کسی گورنر پر ظلم کا الزام ثابت ہوتا تو اسے فوراً برطرف کر دیتے تھے۔

• تعلیم و تربیت :-

آپ نے مختلف شہروں میں علمی مراکز قائم کیے اور علم و حکمت کی ترویج کی حوصلہ افزائی کی۔

• امن و امان :-

آپ نے ریاست میں امن کے قیام کو یقینی بنایا۔ انہوں نے پولیس فورس کا نظام قائم کیا۔

← حضرت ابوبکر صدیقؓ :

• عدل و انصاف :-

حضرت ابوبکرؓ نے عدل و انصاف کو اپنی حکومت میں بنیادی اصول بنایا اور عدل پر مبنی فیصلے کیے اور اس بات کو یقینی بنایا کہ ہر شخص کو اس کا حق ملے۔

مثلاً: خلیفہ بننے کے بعد خطبے میں انہوں نے اعلان کیا کہ "تم میں سب سے کمزور میرے نزدیک اس وقت تک مضبوط ہے جب تک میں اس کا حق نہ دلوا دوں اور تم میں سے سب سے طاقتور میرے نزدیک اس وقت تک کمزور ہے جب تک میں اس سے حق نہ لے لوں"۔

• **عزم و استقلال :-**

آپ نے اپنی خلافت کے دوران انتہائی مشکل حالات کا سامنا کیا۔ جیسے کہ ارتداد کی جنگیں (فتنہ ارتداد) اور جھوٹے نبیوں کا فتنہ۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے ان کی عزم و استقلال نے ایک گونہ دشمن کی مثال قائم کی۔

• **شوریٰ اور مشاورت :-**

آپ نے اہم فیصلے کرنے میں شوریٰ سے مشاورت کی۔ ان کی مشیران میں معزز صحابہ شامل تھے جو مختلف امور پر اپنی رائے دیتے تھے۔ مانعین زکوٰۃ کے خلاف جنگ کا فیصلہ انھوں نے شوریٰ کے مشورے سے کیا۔

• **عوامی فلاح و بہبود :-**

آپ نے عوام کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے۔ مثلاً خلیفہ بننے کے بعد انھوں نے عام اعلان کیا کہ وہ عوام کے خادم ہیں۔ اور ان کی خدمت کے لیے ہر وقت حاضر ہیں۔

حضرت عثمانؓ :-

• **عدل و انصاف :-**

حضرت عثمانؓ نے عدل و انصاف کو اپنی دورِ حکومت میں بھی یقینی بنایا۔ مثلاً قاضی مقرر کرتے اور عدلیہ کے نظام کو مستحکم کرنے کے لیے انھوں نے مختلف علاقوں میں قاضیوں کو مقرر کیا، جو مقامی مسائل کو حل کرتے اور انصاف فراہم کرتے۔

• **شوریٰ اور مشاورت :-**

حضرت عثمانؓ نے اہم فیصلے شوریٰ کے ذریعے کیے۔ مثلاً قرآن مجید کی جمع و تدوین کا فیصلہ شوریٰ کے مشورے سے کیا۔ اور حضرت زیدؓ کی سربراہی میں مکمل کیا گیا۔

Date: ____________ Day: ____________

- **عوامی فلاح و بہبود:-**

مسجد نبوی کی توسیع کی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ عبادت کر سکیں۔ اور حاجیوں کے لیے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان راستے میں پانی کے کنویں اور آرام کے لیے مقامات بنوائے۔
آپ کے مطابق:

خلیفہ وہ ہونا چاہیے جو عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرے۔

- **قرآن مجید کی جمع و تدوین:-**

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں قرآن مجید کی جمع و تدوین کا کام مکمل ہوا جسے اسلامی تاریخ کا ایک عظیم کارنامہ سمجھا جاتا ہے۔

حکومت کے بنیادی اصول -

خلفائے راشدین کے دور خلافت میں حکومت چلانے کے بنیادی اصول یہ تھے۔

عدل و انصاف:-

خلفائے راشدین کے دور میں عدل و انصاف کی فراہمی کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی۔ اور خلیفہ کی ذمہ داری تھی کہ وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرے اور کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو۔ خلیفہ عمر بن الخطاب نے کہا تھا

"اگر فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوکا مر گیا تو میں ذمہ دار ہوں گا۔"

شوریٰ:-

خلفائے راشدین کے دور میں حکومت کے اہم فیصلے شوریٰ یعنی مشاورت کے ذریعے کیے جاتے تھے اور شوریٰ میں صحابہ اور اہل علم لوگوں کو بھی شامل کیا جاتا تھا جو مختلف امور پر اپنی رائے دیتے تھے۔

Date: Day:

احتساب:

خلیفہ خود کو عوام کے سامنے جوابدہ سمجھتے ہر شہری کو حق تھا وہ خلیفہ سے سوال کر سکے۔ حضرت عمر بن الخطاب کا قول تھا

"تم مجھے سیدھے راستے پر رکھو اگر میں اس سے بھٹک جاؤں تو میری تلوار سے درست کر دینا"

سوال نمبر ۸

درج ذیل پر نوٹ لکھیں: اجتہاد، اسلام میں احتساب

اجتہاد:-

لفظی معانی:-

اجتہاد کا لفظی معانی کوشش کرنا کے ہیں

اصطلاحی معانی:-

اصطلاح میں اجتہاد سے مراد کسی بھی شرعی مسئلے کا حل تلاش کرنا

فقہ کی روح سے ابھرتے ہوئے مسئلے (انفرادی طور پر) حل تلاش کرنا بھی اجتہاد کہلاتا ہے۔

اجتہاد کی ضرورت اور اہمیت :-

اجماع کرنے کے لیے:-

اجتہاد اجماع کرنے کے لئے ضروری ہے۔

قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے اجتہاد کا حکم دیا ہے۔

سورۃ التوبہ کی آیت 122 میں فرمایا!

اگر مومنوں کو کوئی مسئلہ درپیش آئے تو

اُس میں سے ایک حالت ایسی نکل آئے
جو دوسروں کے لیے آسانی کا باعث بنے۔

سورۃ العنکبوت (آیت 69)

جو ہمارے راستے میں کوشش کرتا ہم اس کے لیے مشکلیں آسان کر دیتے ہیں۔

(۵) دینی معاملات میں رہنمائی:-

اجتہاد کے ذریعے علماء دینی معاملات میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں کی زندگیوں کو شریعت کے مطابق ڈھالا جاسکے

(۵) آپ ﷺ کی سُنت میں بھی اجتہاد کا ملتا ہے: آپ ﷺ نے حضرت معاذ کو یمن کا گورنر مقرر کیا تو حضرت معاذ بن جبل نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ قرآن سے کروں گا ہاں۔ تو حضرت معاذ نے پوچھا اگر قرآن میں بھی اس کا فیصلہ نہ ملا تو آپ ﷺ نے فرمایا! تو کہا حدیث سے راہ نکالنا اور فرمایا کہ اگر مجھ سے بھی نہ ملی تو فرمایا! کہ جتنا میرے پاس علم ہے اس سے اجتہاد کروں گا۔

اجتہاد کی اقسام:-

(۱) اجتہاد فردی:

یہ اجتہاد کی ایک قسم ہے جو مشاورت پر نہیں بلکہ یہ کسی ایک عالم یا فقیہ کی ذاتی تحقیق پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر علامہ اقبال، ڈاکٹر حمید اللہ۔

(۲) اجتہاد جماعتی:-

یہ اجتہاد کی وہ قسم ہے جو ذاتی تحقیق پر نہیں بلکہ یہ ایک عالم یا فقیہ کی مشترکہ طور پر تحقیق پر مبنی ہوتی ہے اور مشترکہ طور پر مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔
مثلاً منہاج القرآن، تعلیم القرآن ان کے مطابق ادارے کی سطح پر بھی اجتہاد ہو سکتا ہے۔

Date: Day:

(ب)

احتساب

معانی:

احتساب عربی زبان کا لفظ "حسب" سے نکلا ہے جس کا مطلب "حساب لینا" یا جانچ پڑتال کرنا کے ہیں۔

مفہوم:-

اسلامی تعلیمات میں احتساب کا مطلب ہے کہ فرد یا معاشرے کی اخلاقی، معاشرتی اور قانونی اعمال کی نگرانی اور اصلاح

(اسلام میں احتساب)

اسلام میں احتساب ایک اہمیت کا حامل ہے۔ کوئی بھی ملک ریاست، ادارہ احتساب کے بغیر نامکمل ہے۔ احتساب سے ایک معاشرے کی اصلاح ہوتی ہے۔ خلفائے راشدین کے ادوار میں بھی احتساب ایک اہمیت کا حامل رہا۔

احتساب سے اخلاقی اصلاح ہوتی ہے فرد کو اپنے اعمال اور افعال کے بارے میں جوابدہ ہونا ہے جس سے اخلاقی برتری حاصل ہوتی ہے

سماجی انصاف:-

احتساب کے ذریعے معاشرتی انصاف کو یقینی بنایا جاتا ہے جس سے ظلم اور ناانصافی کا خاتمہ ہوتا ہے۔

قانون کی پاسداری:-

احتساب سے اچھا اسلامی قوانین اور اصولوں کی پیروی کو یقینی بنایا جاتا۔

(قرآن وسنت میں احتساب)

قرآن پاک میں کئی مقامات پر احتساب کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے

"اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے ہیں ان کا انجام بہتر ہے"

نبی کریم ﷺ کی سیرت میں بھی احتساب کی مثالیں موجود ہیں جہاں آپ نے لوگوں کے اعمال کی نگرانی کی اور انھیں درست راستے پر چلنے کی ترغیب دی

اسلام میں احتساب کا طریقہ :-

- تعلیم - لوگوں کو اسلامی تعلیمات کے بارے میں آگاہ کرنا اور ان کی تربیت کرنا۔
- مشاورت - مختلف مسائل کے حل کے لیے علماء اور فقیہ سے مشورہ لینا۔
- قانونی نظام - اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے عدالتی نظام قائم کرنا۔